



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت الہیہ کا نفاذ اور غیر شرعی قوانین کا انکار واجب ہے

الحجاب بعون الوہاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت الہیہ کا نفاذ اور غیر شرعی قوانین کا انکار واجب ہے

الحمد للہ رب العالمین، واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، الہ الاولین والاخرین، ورب الناس اجمعین، مالک الملک، الواحد الاحد الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احدٌ، واشہد ان محمد عبیدہ ورسولہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ، بلغ الی رسالتہ فی حقہ، والصلوٰۃ والسلام علی اللہجات البیضاء لیلہا کما رہا، لایزیغ عنہا الا بالکفر۔ اما بعد:

ایک مختصر رسالہ اور ضروری نصیحت ہے جس کا موضوع ہے ”شریعت الہیہ کا نفاذ اور غیر شرعی قوانین کا انکار واجب ہے“ یہ رسالہ میں نے یہ دیکھ کر لکھا ہے کہ اس زمانے میں بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بجائے دیکر احکام و قوانین کو اپنائے ہوئے ہیں اور وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (ﷺ) کو چھوڑ کر نجومیوں، کابھنوں، بادیہ نشین خاندانوں کے سربراہوں اور وضعی قوانین کے ماہروں سے وابستہ ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ طرز عمل جہالت کی وجہ سے ہے جب کہ کچھ لوگوں کا یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) سے عناد اور دشمنی پر مبنی ہے۔ امید ہے کہ میری یہ نصیحت جانوروں کے لئے باعث علم، غفلوں کے لئے موجب نصیحت اور بندگان الہی کے لئے صراط مستقیم پر استقامت کا سبب قرار پائے گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْفَٰرِغِينَ (الذاریات ۵۵/۵۱)

”اور نصیحت کرتے رہیں یقیناً یہ نصیحت مومنوں کو نفع دے گی۔“

اور فرمایا:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكُونُ سُنَّةً

(آل عمران ۸۴/۳)

”اور جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ (اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے) اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس (کی کسی بات) کو نہ چھپانا۔“

اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ اس سے نفع پہنچائے، مسلمانوں کو توفیق بخشنے کہ وہ اس کی شریعت کی پابندی کریں، اس کی کتاب کے احکام و قوانین کو نافذ کریں اور نبی کریم حضرت محمد (ﷺ) کی سنت مطہرہ کی پیروی کریں۔

اے پرواداران اسلام!

اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۚ (الذاریات ۵۱/۵۶)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔“

اور فرمایا:

وَقَضَىٰ رَبِّيَ أَلَّا تُعْبَدُوا إِلَّا بِلَا إِلَٰهٍ إِلَّا هُوَ بِالْأَلَدَيْنِ إِخْسَانًا (الاسراء ۲۳/۱۷)

”اور تمہارے پروردگار نے فیصلہ دے دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔“

نیز فرمایا :

”اور اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔“

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں گدھے پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ”معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟“ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں، وہ انہیں عذاب نہ دے۔“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ بشارت نہ سنا دوں؟“ فرمایا ”نہیں، انہیں مشارت نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر توکل کر کے بیٹھ جائیں گے؟“ (بخاری و مسلم)

علماء نے عبادت کی تعریف میں کئی اقوال ذکر کئے ہیں، ان میں سب سے جامع تعریف وہ ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ان الفاظ بیان فرمائی ہے کہ ”عبادت ان تمام ظاہری و باطنی اقوال و اعمال کا ایک جامع نام ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا اور جن سے خوش ہوتا ہے۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان امر، نہی، اعتقاد، قول اور عمل ہر اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے لئے کامل اطاعت و فرماں برداری کو اختیار کرے۔ اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی شریعت پر استوار ہو، اللہ تعالیٰ نے جسے حلال قرار دیا ہے، اسے حلال اور جسے حرام قرار دیا ہے، اسے حرام سمجھے۔ پس سیرت و کردار اور اعمال و افعال میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی پابندی کرے اور اس سلسلہ میں نفسیاتی خواہشات سے دور رہے اور یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ فرد ہو یا معاشرہ، مرد ہو یا عورت۔ یاد رہے وہ شخص اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو زندگی کے بعض پہلوؤں میں تو اپنے رب کے حکم کی اطاعت کرے اور بعض دیگر پہلوؤں میں وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے مخلوق میں سے کسی کے حکم کی پابندی کرے، جیسا کہ اس کی تائید حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے ہوتی ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهُمْ فَرَقٌ مِّنْهُمْ خِرَاجًا قَاضِيًّا وَلْيَسْمَعُوا تِلْكَ الْآيَاتِ (النساء ۶۵)

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تنازعات (تمام اختلافات) میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان ”لیں۔“

نیز درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے :

أَفَحُكْمَ الْجَبَالِ يَزَيِّنُونَ ۚ وَمَنْ أَخْسَنُ مِنَ اللَّهِ حَكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدہ ۵۰)

”کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت کے حکم اور فیصلہ کے خواش مند ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے لہجہ حکم اور فیصلہ کس کا ہے؟“

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے تو اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے تابع نہیں ہو جاتی جسے میں لے کر آیا ہوں۔“ آدمی کا ایمان صرف اس صورت میں مکمل ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، بھٹوٹے بڑے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ پر راضی ہو اور زندگی کے ہر معاملہ میں خواہ اس کا تعلق جان سے ہو یا مال سے یا عزت و آبرو سے، فیصلہ کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کی شریعت کی طرف رجوع کرے، ورنہ وہ اللہ کا نہیں غیر اللہ کا بھاری ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (الغفل ۱۶/۳۶)

”اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔“

جو شخص اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے سر اطاعت جھکا دے (یعنی سر تسلیم خم کر دے) اور اس کی وحی سے اپنے مقدمات کا فیصلہ کر لے تو وہ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار ہے اور جو شخص غیر اللہ کے سامنے سر اطاعت جھکا دے اور غیر شریعت سے فیصلہ کر لے تو اس بے جوں کی عبادت کی اور ان کی اطاعت و بندگی اختیار کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ إِلَيْكَ وَمَا نُزِّلَ مِنْ فَتَاكُم يُزِيدُونَ ۚ إِنَّهُمْ كَوْمَاتُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الصُّلُوحَ وَفَعَلُوا وَأَنْ يَخْضَعُوا بِرُؤُوسِهِمْ لِلْإِطَاعَةِ إِنَّهُمْ لَعَالِمُونَ (النساء ۶۰/۴۰)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتا بہیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ غیر اللہ کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں۔“ حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ شیطان کا انکار کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر (سیدھے) رستے سے دور ڈال دے۔

عبودیت صرف اللہ وحدہ ہی کے لئے ہے لہذا طاغوت کی عبادت سے اور اس سے مقدمات کا فیصلہ کرانے سے اظہار برات کرنا کلمہ شہادت کا تقاضا ہے، جس میں آدمی یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام لوگوں کا رب اور معبود ہے، وہی ان کا خالق ہے، وہی انہیں حکم دیتا اور منع کرتا ہے، وہی موت و حیات کا مالک ہے، وہی ان سے حساب لے گا اور جزا و سزا دے گا لہذا صرف اور صرف وہی مستحق عبادت ہے، اس کے سوا کوئی اور عبادت کا مستحق نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ (الاعراف ۵۴/۷)

”(یاد رکھو! اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور فرماں روائی کرنا) (یعنی حاکم ہونا۔“

جس طرح خالق صرف اللہ وحدہ ہے، اس طرح آمر بھی صرف وہی ہے اور اس کے آمر کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیودیوں کے حالات ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھٹوٹ کر اپنے علماء و مشائخ کو اپنا رب بنالیا تھا کیونکہ وہ جب اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال اور حلال کردہ کو حرام قرار دے دیتے تو بیودی ان کی اطاعت کرتے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اشهدوا انما نعبد ربنا بمن دون الله والمسح ائمن مريم وما امروا الا لينعبدوا الله ابنا واحدا لا اله الا هو سبحانه عما يشركون (التوبة ٣١/٩)

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوارب بنالیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ گمان کیا کہ علماء و مشائخ کی عبادت شاید یہ ہے کہ ان کے نام پر فُضَّح کیا جائے یا ان کے نام کی نذر مانی جائے یا انہیں رکوع و سجود کیا جائے، اس لئے جب وہ مسلمان ہوئے کئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کو اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم۔۔۔ یعنی عیسائی کیونکہ اسلام سے قبل حضرت عدی کا تعلق عیسائیت سے تھا۔۔۔ ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا یہ بات نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جن اشیاء کو حلال قرار دیا تھا، علماء و مشائخ انہیں حرام قرار دے دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حرام سمجھنے لگ جاتے تھے اور وہ جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حلال سمجھنے لگ جاتے تھے؟" حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "جی ہاں، یہ بات تو تھی۔" تو آپ نے فرمایا "بس یہی ان کی عبادت کرنا (ہے۔)" (احمد۔۔۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے

(حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَمَا أَمْرُهُ إِلَّا خَعْبٌ وَإِلَٰهًا وَاحِدًا** (التوبہ/۳۱)

”ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں“

یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو حرام قرار دے دے تو وہ حرام ہے اور جس چیز کو حلال قرار دے دے بس وہی حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے شریعت قرار دے اس کی پیروی کی جائے، وہ جو حکم دے اسے نافذ کیا جائے، اس کے سوا! کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے یعنی وہ شرکاء، نظراء، اعوان، ائنداد اور اولاد وغیرہ سے پاک ہے، اس کے سوال کوئی معبود ہے اور نہ رب

تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص: ۳۳۹) جب یہ حقیقت معلوم ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت سے اپنے مقدمات کے فیصلے پابنا یہ اس شہادت کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کو مجبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طاغوتوں، حکمرانوں اور نوجویوں وغیرہ سے اپنے فیصلے کرانا اللہ عزوجل کی ذات گرامی پر ایمان کے منافی ہے اور کفر، ظلم اور فسق ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: **وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ يُمُ الْكَافِرُونَ** (المائدہ ۴۴/۵)

”اور جو لوگ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔“

اور فرمایا:

وَكُنْتُمْ عَلَيْهِمْ فِيمَا آتَى النَّفْسَ الْبَغْيِ وَأَلْفَ بِأَلْفٍ بِالْأُنْثَى وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (المائدة ٥/٣٥)

اور ہم نے ان لوگوں کے لئے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے لیکن ”جو شخص بدلہ معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا اور جو شخص اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔“

: نیز فرمایا

وَلِيُحْكَمْ أَتْلُ الْإِنْجِيلَ بِمَا أُنْزِلَ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أُنْزِلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدة ٥/٤٧)

”اور اہل انجیل کو چاہیے کہ جو احکام اللہ نے اس انجیل میں نازل فرمائے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کریں اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے بغیر حکم دینا جاہلوں کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کرنا اس کی سزا اور اس کے لیے عذاب کا مستوجب ہے جسے وہ ظالم لوگوں سے دور نہیں کیا کرتا۔ ارشاد داری تعالیٰ ہے

وَأَن اْلأَحْمَ يُنْفِئَهُمْ بِمَا نَزَّلَ اْللّٰهُ وَاللّٰهُ يَتَّبِعُ نَهْوَهُمْ وَاحْذَرِهِمْ أَن يَفْتَنُوكَ عَنِ بَعْضِ مَا نَزَّلَ اْللّٰهُ اِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْا فَلَكُمْ عَذَابٌ يُعَذِّبُ اِلَآهَ اَن يُصِيبَهُمْ يَتَخَسَّ وَتُؤْيِسُهُمْ وَإِن كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾ اَفَتَحْكُمُ بِنَهَايَةِ يَتَفَتَحُونَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اْللّٰهِ حَتّٰى لَقُومُوْهُ يَتَفَتَحُونَ (المائدة ٥٠-٥١)

اے نبی! جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تمہیں بہکانہ دیں۔ اگر یہ نہ مانتے تو (جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔ کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے لہجھا حکم کس کا ہے؟

جو شخص اس آیت پر تہمید کرے تو اس کے سامنے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اس فرمان کو کہ ”جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے، اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔“ آج تہمید کنندوں کے ساتھ موکہ فرمایا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اے پیغمبر! ان کے درمیان صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔ (۱)

”لوگوں کی خواہشیں اور جاہلیں کسی حال میں بھی آپ کے اور اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے میں رکاوٹ نہ بنیں، چنانچہ فرمایا: ”اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کریں۔“ (۲)

”معاملہ قلیل ہوا کثیر، پھوٹا ہوا بڑا، اس میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بغیر فیصلہ کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ فرمایا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تمہیں بہکانہ دیں۔ (۳)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے روگردانی کرنا اور حکم الہی میں سے کسی چیز کو قبول نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے جو دردناک عذاب کا مستوجب ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض (۴) گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے۔“

حکم الہی سے اعراض کرنے والوں کی کثرت دیکھ کر مبتلائے فریب نہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے کیونکہ بندگان الہی میں شکر گزار تو کم ہی ہوتے ہیں، چنانچہ فرمایا (۵)

”اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے بغیر فیصلہ کرنے کو جاہلیت کے حکم سے تعبیر کیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا (۶)

”کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں؟“

”یہاں جو عظیم مقصود و مطلوب ہے اسے ان الفاظ میں بیان کیا گیا کہ اللہ کا حکم تمام احکام سے بڑھا اور مبنی بر عدل و انصاف ہے، چنانچہ ارشاد ہے ”اور اللہ تعالیٰ سے بڑھا حکم کس کا ہے؟ (۷)“

یقین کا تقاضا یہ ہے کہ یہ علم ہو کہ حکم الہی تمام دیگر احکام کے مقابلہ میں بہترین، اکمل، مکمل ترین اور مبنی بر عدل و انصاف ہے لہذا اس کے سامنے تسلیم و رضا کے جزیرے سے سرطاعت جھکا دینا واجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ (۸) ہے ”ہے“ اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے بڑھا حکم کس کا ہے؟

: یہ معانی و مطالب قرآن مجید کی اور بھی بہت سی آیات اور رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال سے ثابت ہیں مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَلْيَذَرِ الَّذِينَ فِي الْاٰلِافُونَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فَتَمُوتَ اَوْ تُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (النور ۶۳/۲۴)

”جو لوگ ان (پیغمبر ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو ڈرنا چاہئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔“

: اور فرمایا

فَلَا وَزَكَتٍ اِلٰیہُمْ مَنْ خَلَقَ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَّیْسَ بِہُمْ اِلٰہٌ اِلَّا اللّٰہُ (النساء ۴/۶۵)

”غیر سے رب کی قسم وہ ایماندار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپس کے صحیحوں میں تجھے حاکم مان لیں۔“

: مزید فرمایا

اَسْمِعُوْا اَنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ (الاعراف ۷/۴)

”لوگو جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نازل ہوئی ہے، اس کی پیروی کرو۔“

: نیز فرمایا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا لِمُؤْمِنَةٍ اِذَا اَقْبَضَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ اَمْرًا اَنْ یَّخْتَارَ اَلَمْ یَخِرْہٗ مِنْ اَمْرِہُمْ (الاحزاب ۳۶/۳۳)

”اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔“

”اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنی خواہش کو اس دین کے تابع نہیں کر دیتا، جسے میں لایا ہوں۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، اسے ہم نے صبح سند کے ساتھ ”کتاب الحجۃ“ میں روایت کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا ”کیا یہ بات نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جن اشیاء کو حلال قرار دیا تھا وہ (علماء و مشائخ) انہیں حرام قرار دے دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حرام سمجھنے لگ جاتے تھے اور وہ جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حلال سمجھنے لگ جاتے تھے؟“ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”جی ہاں، یہ بات تو تھی۔“ تو آپ نے فرمایا ”بس میں ان کی عبادت کرنا ہے۔“ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بعض مسائل میں جھگڑا کرنے والوں سے یہ کہا تھا ”قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر کی بارش برسے لگے کہ جب میں یہ کہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو تم یہ کہنے لگتے ہو کہ ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہم) نے یہ کہا ہے۔“

تو اس گفتگو کے معنی یہ ہیں کہ بندے پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کے سامنے مکمل طور پر سرطاعت جھکا دے اور اللہ و رسول کے ارشادات کو ہر شخص کے قول پر ترجیح دے۔

یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت و حکمت کا تقاضا ہے کہ اس کے بندوں کے فیصلے اس کی شریعت و وحی کے ساتھ ہوں کیونکہ ایک انسان کو جو ضعف، خواہش، عجز و درمہنگی اور جہالت جیسے عوارض لاحق ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ان سے پاک ہے اور وہ حکیم و علیم و لطیف و مجید ہے اپنے بندوں کے حالات اور ان کی مصلحتوں کو جانتا اور اس بات سے خوب آگاہ ہے کہ بندوں کے حال و مستقبل کے اعتبار سے کون سی بات ان کے لئے موزوں

ہے۔ یہ بھی اس کی تمام رحمت کا اظہار ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے تنازعات اور امور زندگی سے متعلق ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنا لینے ہاتھ میں لے لیا ہے تاکہ انہیں عدل، خیر اور سعادت حاصل ہو بلکہ رضا، راحت اور اطمینان و سکون قلب کی دولت سے شاد کام ہوں، اس لئے کہ بندے کو جب یہ معلوم ہوگا کہ تنازعہ معاملہ میں صادر ہونے والا حکم اللہ خالق و عظیم و خیر کا حکم ہے تو بندہ تسلیم و رضا کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے قبول کرے گا خواہ وہ حکم اس کی اپنی خواہش و ارادہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کے برعکس جب اسے معلوم ہو کہ یہ فیصلہ اسی جیسے کسی انسان کا ہے جو اپنی خواہش و شہوت کا ہجاری ہے تو وہ اس فیصلہ پر راضی نہ ہوگا بلکہ وہ اپنے مطالبہ پر ڈٹے ہوئے، جھگڑے کو جاری رکھے گا اور اس صورت میں تنازعہ بھی کبھی ختم نہ ہوگا بلکہ اختلاف ہمیشہ برقرار رہے گا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جب اپنے بندوں پر یہ واجب قرار دیا ہے کہ وہ اس کی وحی کی روشنی میں اپنے تنازعہ امور کے فیصلے کریں تو یہ بھی اس کی رحمت و احسان کا اظہار ہے، چنانچہ اس مسئلہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت وضاحت و صراحت کے ساتھ اس طرح بیان فرمایا ہے :

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ لِنَفْخِ لَكُمْ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ٥٨ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَأْتُوا ٥٩ (النساء، ۵۸-۵۹)

اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو تحقیق اللہ تعالیٰ تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سنتا (اور) دیکھتا ہے۔ مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرما برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا نال (انجام) بھی اچھا ہے۔

اس آیت کریمہ کے عمومی مخاطب اگرچہ حاکم و محکوم اور راعی و رعایا ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ اس کے مخاطب قضاۃ و حکام بھی ہیں کہ انہیں حکم ہے کہ وہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں جیسا کہ مومنوں کو حکم ہے کہ وہ اس فیصلہ کو دل و جان سے قبول کریں جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق ہو اور جسے اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمایا ہو نیز انہیں حکم ہے کہ تنازع اور اختلاف کی صورت میں وہ معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کریں۔

مسلمان بھائیو! اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا اور شریعت الہی سے اپنے مقدمات کا فیصلہ کرنا یہ وہ امر ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے واجب قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عہدیت اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت کی شہادت کا یہی تقاضا ہے اور اس سے یا اس کے کسی جزء سے اعراض موجب عذاب الہی ہے خواہ کوئی بھی حکومت اپنی رعایا کے ساتھ معاملہ میں اس بارے میں کوتاہی کرے یا کسی بھی زمان و مکان کی کوئی مسلمان، جماعت عقائد و افکار کے باب میں کوتاہی کرے اور یہ کوتاہی خواہ خاص مسائل میں ہو یا عام میں یا ایک جماعت کے دوسری جماعت کے ساتھ یا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے ساتھ تعلقات میں، ان تمام صورتوں میں حکم ایک ہی ہے۔ جب ساری مخلوق اسی کی ہے تو حکم بھی اسی کا چلے گا کہ وہ احکم الحاکمین ہے۔ وہ شخص ایمان سے محروم ہے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ انسانوں کے احکام و آراء اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے بہتر یا اس کے شیل و مشابہ ہیں یا وہ اس بات کو جائز قرار دے کہ شریعت کی بجائے وضعی احکام یا انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے، ایسا شخص ایمان سے محروم ہے خواہ وہ یہ عقیدہ بھی رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام بہتر، اکمل اور مبنی پر عدل و انصاف ہیں۔ عامۃ المسلمین، امر و حکام اور اہل حل و عقد پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ عز و جل سے ڈرس اپنے ملکوں اور اپنے تمام امور و معاملات میں شریعت الہی کے مطابق فیصلہ کریں تاکہ اپنے آپ کو اپنے ملکوں کو دینا و آخرت میں عذاب الہی سے بچاسکیں اور ان علاقوں سے عبرت حاصل کریں جہاں احکام الہی سے اعراض کیا گیا کیونکہ عذاب الہی کی گرفت میں لگنے، اہل مغرب کی تقلید اور ان کے طریقہ کی پیروی کی وجہ سے اختلاف و انتشار اور بہت سے قہقروں میں مبتلا ہو گئے، خیر و بھلائی سے محروم ہو گئے اور ایک دوسرے کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنختے لگے حتیٰ کہ ان کی صورت حال خراب سے خراب تر ہوئی چلی جا رہی ہے اور یہ صورت حال اس وقت تک درست نہ ہوگی اور دشمنوں کا سیاسی و فحری تسلط اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک وہ اپنے اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اس کے بتائے ہوئے اس صراطِ مستقیم پر نہیں چلتے جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے، جس پر چلنے کا اس نے حکم دیا اور جس کے نتیجہ میں ابدی و سرمدی نعمتوں والی جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کیا چاہا ہے کہ :

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُ الْيَوْمَ الْقِيَامَةَ أَعْمَى ١٢٤ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ١٢٥ قَالَ كَذَلِكَ آيَاتُنَا فَيَسْئَلُ عَنْ ذِكْرِكَ الْيَوْمَ تُمْنَى (طہ ۱۲۴-۱۲۵)

اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے، ورنہ گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھانسا تھا؟ تو اللہ فرمائے گا کہ ”ایسا ہی (چلتے تھا) تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو، تو نے ان کو بھلا دیا، اسی طرح آج ہم تم کو بھلا دیں گے۔“

اس سے بڑھ کر اور تنگی یا ہوسکتی ہے، جو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا دیتا ہے، جو اس کی نافرمانی کرتے، اس کے اوامر پر لیک نہیں کہتے بلکہ اللہ رب العالمین کے احکام کے بجائے ایک کمزور مخلوق کے احکام کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اس شخص سے بڑھ کر بیوقوف اور کون ہو سکتا ہے جس کے پاس حق بات کرنے، امور و معاملات میں فیصلہ کرنے، راستہ واضح کرنے اور گمراہ کو راہ راست پر لانے کے لئے کتاب اللہ موجود ہو لیکن وہ اسے ترک کر کے کسی آدمی کے اقوال کو یا کسی حکومت کے نظام کو لے لے۔ کیا ایسا کرنے والوں کو یہ معلوم نہیں کہ ان کے اس عمل کی وجہ سے دنیا و آخرت کا خسارہ ان کے مقدر میں ہے، وہ نہ تو دین میں فلاح و سعادت ست ہمکنار ہو سکیں گے اور نہ روز قیامت عذاب الہی سے بچ سکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جسے حرام قرار دیا تھا، اسے انہوں نے حلال ٹھہرایا اور اس نے جسے واجب قرار دیا تھا، اسے انہوں نے ترک کر دیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ قوم میری اس بات سے نصیحت حاصل کرے اپنے حالات پر غور و فکر کرے اور جو کچھ اس نے کیا ہے اس کا جائزہ لے کر شہادہت کی طرف پلٹ آئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو تمام لے تاکہ وہ صبح معنوں میں حضرت محمد ﷺ کی امت بن سکے اور اس کا نام آج بھی اوام عالم میں اسی طرح بلند ہو جس طرح سلف صالح اور اس امت کے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا نام بلند ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ زمین کے بادشاہ اور دینا کی رہنما بن گئے تھے اور بندگان الہی ان کے تابع فرمان تھے اور یہ سب کچھ تیرا تھا اس فتح و نصرت الہی کا جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ان ایمان دار بندوں کو سرفراز کرتا ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ اے کاش! کہ میری قوم کے لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ انہوں نے کس قدر قیمتی خزانے کو ضائع کر دیا، کس قدر سنگین جرم کا ارتکاب کیا اور اپنی امت کو کس بلاء اور مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَأَنذَرْتُكُمْ لَئِذَا كُنْتُمْ أَقْصَىٰ الْأَرْضِ وَنَزَلْتُمْ عَنْهَا لَتَكُنُنَّ مِنَ الْخَائِبِينَ (الزمر ۲۳/۲۴)

”اور یہ تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب بھجھا جائے گا۔“

اور رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث میں ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ جب آخر زمانے میں لوگ قرآن مجید سے بے نیاز ہو جائیں گے، اس کی تلاوت سے اعراض کریں گے اور اس کے احکام کو نافذ نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو سینوں اور صحیفوں سے محو کر دے گا۔ لہذا مسلمانو! خیر دار ہو اور احتیاط کرو کہیں ان بد اعمالیوں کی وجہ سے تم یا تمہاری آنے والی نسلیں اس عظیم مصیبت سے دوچار نہ ہو جائیں۔ میری اس نصیحت کی مخاطب وہ مسلمان اقوام بھی ہیں، جو دین کو جانتی اور اللہ رب العالمین کی شریعت کو پہچانتی ہیں لیکن اختلاف و تنازعات کے وقت وہ شریعت الہی کے بجائے اپنے انسانوں کی طرف رجوع کرتی ہیں جو عرف و عادات کی بنا پر فیصلے کرتے ہیں یا جاہلیت

اولیٰ کے لوگوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے محض مقنع عبارتوں کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں۔ امید ہے جس انسان تک میری یہ نصیحت پہنچے گی، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں توبہ کرے گا، ان حرام افعال کے ارتکاب سے رک جائے گا، جو کوئی بھی ہوئی ہے اس پر توبہ واستغفار اور ندامت کا اظہار کرے گا ملے بھائیوں اور گروہش کے لوگوں کو جاہلیت کی عادتیں بھوروہینے کی تلقین کرے گا، شریعت کے مخالف ہر قسم کے عرف و عادت کو خیر باد کہہ دے گا کہ توبہ کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، گناہ سے توبہ کرنے والا اس طرح ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔ حکمرانوں کو بھی چاہئے کہ وہ حق کی وعظ و نصیحت کرتے رہیں، حق کو بیان کرتے رہیں، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زمام اقتدار نیک لوگوں کے ہاتھ میں دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں خیر و بھلائی حاصل ہو اور بندگان الہی اللہ تعالیٰ کی دشمنی اور اس کی نافرمانی کے ارتکاب سے باز رہیں۔ آج مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت کے شدید محتاج ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے ان کے حالات میں تبدیل آنے کی اور ذلت و رسوائی کی یہ زندگی عزت و شرف کی زندگی سے بدل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی و صفات علیا کے واسطہ سے اس سے سوال ہے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں کو کھول دے تاکہ اس کے کلام کو سمجھیں، اس کی طرف متوجہ ہوں، اس کی شریعت پر عمل پیرا ہوں، مخالفت شریعت اقوال و اعمال سے اجتناب کریں اور حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ پر عمل کرتے ہوئے اس کے حکم کی پابندی کریں:

إِن نُّحِبُّكَ إِلَٰهِنَا أَمْرًا لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِنَّا هُذِكُمُ الدِّينَ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (يوسف ۱۲/۳۰)

”اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ واتباعہ باحسان الی یوم الدین

فتاویٰ مکیہ